دار الافتاء مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

# کیمیائی تبدیلی کے بعد حرام جانور کی ہڈی کی حلّت وحُرمت کا مسئلہ

## ایک استفتاء، علمائے احناف کے جوابات اور کتاب وسنّت کی روشنی میں صحیح حل

لینر پاک جیلیٹین لمیٹڈ (LEINER PAK GELATINE LIMITED) کالا شاہ کاکو کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب خواجہ امتیاز احمد صاحب نے درج ذیل سوال اٹھایا ہے:

"ہمارے کارخانے میں مندرجہ ذیل اشیاء تیار ہوتی ہیں:

۱۔ ڈائی کیلشیم فاسفیٹ

۲۔ جیلیٹین

یہ اشیاء جانوروں کی ہڈیوں کو مختلف مراحل پر کیمیائی اثر کے تحت گزار کر مندرجہ ذیل طریقے پر تیار کی جاتی ہیں:

(ا) جانوروں کی ہڈیاں مختلف کارخانوں میں جمع ہوتی ہیں، دھوپ میں خشک ہوتی ہیں، پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں توڑی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ہمارے کارخانے میں لائی جاتی ہیں۔

(ب) ہم اس ہڈی کو کاسٹک سوڈا کے محلول میں دھوتے ہیں۔ تاکہ ہر قسم کی چکنائی اور بوسٹ دُور ہو جائے۔

(ج) اس کے بعد یہ ہڈی نمک کے تیزاب میں ڈالی جاتی ہے۔ جہاں پر کہ ایک کیمیائی عمل ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہڈی مندرجہ ذیل دو اجزاء میں تقسیم ہو جاتی ہے:

۱۔ اوسین (OSSEIN) ۲۔ ڈائی کیلشیم فاسفیٹ (DI CALCIAM PHOSPHATE)

(د) ڈائی کیلشیم فاسفیٹ (جو کہ دو معدنیات، کیلشیم اور فاسفیٹ کا مرکب ہے) مختلف استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جن میں تین بڑے استعمال یہ ہیں:

۱۔ مرغیوں اور مویشیوں کی خوراک کے جزو کے طور پر۔

۲۔ دوائیوں میں۔

۳۔ بچوں کی خوراک، مثلاً فیریکس (FAREX) وغیرہ میں۔

(ہ) اوسین پر مندرجہ ذیل مزید کام کر کے جیلیٹین بنائی جاتی ہے:

اوسین کو چالیس سے ساٹھ دن تک چونے کے محلول میں رکھا جاتا ہے۔ پھر دھویا جاتا ہے۔ اس کے بعد پلانٹ پر ایک لمبے کیمیائی عمل کے ذریعے جیلیٹین نکالی جاتی ہے۔

(و) جیلیٹین مختلف استعمال میں آتی ہے: کھانے پینے کی چیزوں میں۔ مثلاً کھانے کی جیلی اور گولی مٹھائیاں وغیرہ، دوائیوں میں، اس کے علاوہ صنعتی استعمال میں، مثلاً فوٹو گرافی اور ایکسرے فلموں کی تیاری میں۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں التماس ہے کہ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ہر دو اشیاء (یعنی ڈائی کیلشیم فاسفیٹ اور جیلیٹین) کے شرعاً حلال اور پاک ہونے کے بارے میں فتوے جاری فرمایا جائے۔ تاکہ ہر دو اشیاء کے استعمال (خصوصاً کھانے پینے کی اشیاء) کے سلسلے میں اطمینانِ قلب حاصل ہو:

۱۔ اگر ہڈیاں صرف حلال جانور (ذبیحہ اور مُردار) کی ہوں۔

۲۔ اگر نادانستہ طور پر ممکنہ احتیاط کے باوجود مکروہ، حرام جانور مثلاً گھوڑے اور گدھے کی ہڈیاں برائے نام شامل ہو جائیں۔

۳۔ اگر نادانستہ طور پر ممکنہ احتیاط کے باوجود حرام جانور مثلاً سوّر، کتا، بلی وغیرہ کی ہڈیاں برائے نام شامل ہو جائیں۔

۴۔ مندرجہ بالا مراحل سے گزرنے کے بعد تمام ہڈی کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔

والسلام!

## دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوٰے

اس استفتاء کا جواب، دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور نے یوں دیا ہے:

"الجواب مُبسمِلاً وَ مُحمدِلاً وَ مُصلیاً و مُسلِماً۔ ہڈی کے اوپر جو رطوبت لگی ہوتی ہے، وہ ان جانوروں کی ناپاک ہے جو مردار ہیں۔ اور جو حلال اور ذبح کئے ہوئے ہوں، ان کی نہیں، مگر جب ہڈی ان چیزوں سے پاک صاف ہو جائے گی تو پاک رہے گی، سوائے سوّر کی ہڈی کے۔ وہ کسی طرح استعمال نہیں ہو سکتی۔ باقی حلال جانور کی ہر طرح، اور مردار کی رطوبت وغیرہ دور کرنے کے بعد پاک ہیں۔ ان کا استعمال جائز ہے، صرف سوّر کی ہڈی کسی طرح استعمال نہیں ہو سکتی۔"

(دستخط مفتی صاحب)

## دار العلوم حزب الاحناف لاہور کا فتوٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ہڈی خنزیر کے علاوہ خواہ کسی جانور کی ہو، جب اس میں سے رطوبت ختم ہو جائے اور بدبو وغیرہ نہ رہے تو پاک ہو جاتی ہے۔ اس کو جس مقصد کے لئے چاہیں استعمال میں لا سکتے ہیں۔ ہاں صرف خنزیر ایک ایسا جانور ہے جس کے جسم کا کوئی عضو کسی صورت میں مسلمان کے لئے استعمال میں لانا جائز نہیں۔ باقی تمام جانوروں کی ہڈیاں مذکورہ بالا صورت میں پاک ہو جاتی ہیں۔ یہی حال چمڑے اور پٹھے وغیرہ کا ہے۔ علمائے احناف کا اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ۔ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم!"

(دستخط مفتی صاحب)

## دار العلوم دیوبند کا فتوٰے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ھو الموفق والمعین۔

خنزیر (سوّر) کے علاوہ تمام جانوروں کی ہڈیاں خریدنا، بیچنا اور دوا تیار کرنا جائز ہے۔ خواہ

زندہ جانوروں کو ذبح کرنے سے ہڈیاں ملی ہوں یا مردار کی ہڈیاں ویجوز بیع عظامہ[۱]
(فتاویٰ قاضی خان) و شعرالمیتة وعظمها طاهر[۲] (ہدایہ) بخلاف الخنزیر
لانہ نجس العین[۳] (ایضاً)

حلال جانور اور غیر ماکول اللحم[۴] دونوں کی ہڈیاں پاک ہیں البتہ سوّر (خنزیر) نجس العین
ہے۔ اس کی ہڈی قطعاً پاک نہیں ہے اور نہ کسی حال میں اس کا استعمال جائز ہے۔

پھر یہ ہڈیاں تحلیل ہو کر کتنی منزلوں سے گزر کر ہڈی باقی نہیں رہتی ہیں۔ اسلواف
العلة عند محمد هي التغير والانقلاب الحقيقة وانه يفتى به للبلوى الخ[۵]
فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى
عامة[۶] (ردالمحتار)

حاصل یہ ہے کہ ہڈیوں کا ان منزلوں سے گزرنے کے بعد کیلشیم وغیرہ بن جانے کے بعد
ان کے استعمال میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ سوّر کی ہڈی کی قطعاً اجازت نہیں
ہے۔ اس سے بچنا ہر طرح ضروری ہے۔ واما الخنزير فشعره وعظمه وجميع
اجزاءه نجسة الخ ولا يجوز بيعه في الروايات كلها[۷] (البحر الرائق)

(دستخط مفتی صاحب، دارالعلوم دیوبند، تائیدی دستخط نائب مفتی)

دارالعلوم دیوبند

(مہر)

---

[۱] اس کی ہڈیوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔
[۲] اور مردار کے بال اور ہڈیاں پاک ہیں۔
[۳] بخلاف خنزیر کے، کہ وہ نجس العین ہے۔
[۴] ایسے جانور جنکا گوشت نہ کھایا جاتا ہو۔
[۵] جان لے کر امام محمدؒ کے نزدیک اس کی علت، اس کا تغیر اور حقیقی تبدیلی ہے اور اسی پر فتویٰ ہوگا۔
[۶] اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جس میں تغیر اور حقیقی تبدیلی واقع ہو اور یہ عموم البلویٰ کی شکل ہے۔
[۷] اور جہاں تک خنزیر کا تعلق ہے تو اس کے بال، ہڈیاں اور تمام اجزا نجس ہیں اور تمام روایات میں اس کی بیع ناجائز ہے۔ (عربی عبارات کا اردو ترجمہ از ادارہ محدث برائے افادۂ قارئین)

# مُحدّث

الجواب بعون اللهِ الوَهّاب

وَهُوَ الهَادِي إِلى الصَّوَاب وَإِلَيْهِ المَرجِعُ وَالمَآب : أَقُولُ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ :

واضح رہے کہ جو جانور حلال ہیں، ان کے جسم کے تمام اجزاء بھی حلال ہیں، سوائے ان اجزاء کے جن کی حرمت یا کراہت کا بیان آجائے۔

اسی طرح جو جانور حرام ہیں۔ ان کے تمام اجزاء بھی حرام ہیں۔ البتہ ان کے بارہ میں جو استثناء آجائے، وہ قابل قبول ہے۔ مثلاً ہاتھی غیر ماکول اللحم ہے لیکن ہاتھی دانت کا خارجی استعمال احادیث و آثار سے ثابت ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے :

"قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ" (سنن ابی داؤد باب الانتفاع بالعاج)

کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبانؓ سے فرمایا: (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لئے پٹھے کا قلادہ اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید دو۔"

"وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي عِظَامِ المَوْتَى نَحْوِ الفِيلِ وَغَيْرِهِ : أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ العُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا لَا يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ : وَلَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ العَاجِ." (صحیح بخاری ترجمۃ الباب)

"یعنی" امام زہریؒ ہاتھی وغیرہ مردار کی ہڈی کے بارہ میں فرماتے ہیں، "میں نے اپنے اسلاف علماء کرام کو پایا وہ اس سے کنگھی کر لیتے اور اس میں تیل وغیرہ ڈال لیتے اور کوئی حرج نہ سمجھتے۔" اور ابن سیرینؒ اور ابراہیمؒ فرماتے ہیں: "ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں۔"

مذکورہ بالا حدیث شریف اور آثار پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہڈی کو کنگھی وغیرہ خارجی استعمال کی صورت میں استعمال کرنا اور اس کی تجارت کرنا جائز ہے۔

باقی رہا مسئلہ ہڈی یا اس کے کسی جزء کو کھانے کا، تو واضح ہو کہ صرف وہ جانور جو ماکول اللحم (حلال) ہوں اور انہیں اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہو، ان کی ہڈی اور ہڈی کے اجزاء کو کھانے میں استعمال کرنا جائز ہے۔

اور جو جانور ماکول اللحم تو ہوں، لیکن مردار ہوں یا غیر اسلامی طریقہ پر ذبح کئے گئے ہوں ان کا کھانا حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا" (صحیح بخاری باب جلود المیتة قبل أن تدبغ)

کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا۔ آپ نے فرمایا: "کیوں نہ تم نے اس کے چمڑے کو استعمال کر لیا" صحابہ رضؓ نے کہا: "یہ تو مردہ ہے!" آپ نے فرمایا: "اس کا (تو صرف) کھانا حرام ہے"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جانور اگرچہ حلال ہو، لیکن اگر وہ مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔ جب اس کا کھانا حرام ہے، تو اس کی ہڈی یا ہڈی کے کسی جزء کو کھانے میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اور جو جانور غیر ماکول اللحم ہیں، ان کی ہڈی کو کنگھی، سرمہ دانی کے بطور تو استعمال کیا جاسکتا ہے مگر کھانے میں اس کی ہڈی کا حکم اس کے گوشت والا ہے۔

خلاصہ یہ کہ صرف حلال مذبوحہ جانور کی ہڈی یا ہڈی کے کسی جزء کو کھانے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حرام جانور کی ہڈی یا ہڈی کے کسی جزء کو ماکولات و مشروبات میں استعمال کرنا حرام ہے۔ ممکنہ احتیاط کے باوجود اگر حرام جانوروں کی ہڈیاں نادانستہ طور پر شامل ہو جائیں تو عنداللہ مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

باقی رہا آخری نکتہ کہ مذکورہ کیمیائی مراحل سے گزرنے کے بعد ہڈی کی ہیئت بدل جاتی ہے، تو معلوم ہو کہ حرام کو حلال کی شکل دینے کے بعد بھی اس کے استعمال کا حکم وہی رہتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا

"آیا شراب کو سرکہ بنالیا جائے؟" تو آپؐ نے فرمایا: "نہیں!" لہٰذا حرام جانور کی ہڈی کی ہیئت بدل دینے سے اس کا حکم نہیں بدلتا۔ البتہ طبعی تبدیلی سے چیز کا حکم بدل سکتا ہے کیمیائی تبدیلی سے حکم نہیں بدلے گا۔ جو لوگ خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کی ہڈیوں کو پاک اور طاہر کہتے ہیں، ان کے پاس کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں، جو وہ اپنے مؤقف کی تائید میں پیش کر سکیں۔

آخر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ خنزیر کی ہڈی کے استعمال کو ناجائز کہتے ہیں اور باقی کتے وغیرہ تمام حرام جانوروں کی ہڈی کا استعمال جائز اور پاک قرار دیتے ہیں، حالانکہ کسی چیز کا پاک ہونا الگ بات ہے اور حلال ہونا الگ۔ کیونکہ بعض چیزیں پاک تو ہوتی ہیں لیکن حلال نہیں۔ مثلاً بلّی پاک ہے، اس کی بچی ہوئی چیز کھانے پینے میں بھی شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے باوجود بلّی حلال نہیں۔

ان حضرات پر تعجب ہے، کہاں تو وہ اس قدر احتیاط برتتے ہیں کہ حلال جانوروں کے بعض اجزاء کی کراہت کا فتوے دیتے ہیں اور کہاں اس قدر وسیع اجازت اور ڈھیل کہ حرام جانوروں کے اجزاء بھی حلال!

حلال و حرام کا مسئلہ انتہائی نازک ہے، حرام کو کسی ذریعہ سے بھی استعمال سے بچنا چاہیئے۔

هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

(سعید مجتبیٰ السعیدی)


خطیبِ ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

# وڈیو کیسٹیں واپس کیجئے!

کی لائبریری سے کوئی صاحب، ان کی تقریر کی چار کیسٹیں لے گئے ہیں۔ جن کے پاس یہ موجود ہیں، براہ کرم فی الفور واپس کر دیں۔ ان کے یہ کسی کام کی نہیں جبکہ ہمیں ان کی شدید ضرورت ہے۔ ———— انتہائی نوازش ہوگی!

(بیگم علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ)